بسم اللہ الرحمن الرحیم

# روزوں کے فدیے کی ادائیگی کا وقت اور طریقہ کیا ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ شیخ فانی رمضان کے ابتدائی دنوں میں اپنے تمام روزوں کے فدیہ کا حساب کرکے اُتنی رقم کا مستحق طلباء کو سحری وافطاری میں کھانا کھلادے، تو کیا اُس کے روزوں کا فدیہ ادا ہوجائے گا؟

## جواب

**جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں شیخ فانی کے روزوں کا فدیہ ادا ہوجائے گا۔**

تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہے کہ شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روزبروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہوجائے یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا تو اب اس پر شرعاً واجب ہے استطاعت رکھتا ہو تو وہ ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے یعنی ہر روزے کے بدلے میں کسی شرعی فقیر کو دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، اب خواہ وہ شرعی فقیر کو اُس کھانے کا مالک بنادے یا پھر وہ کھانا اس کے لیے مباح کردے یعنی بٹھا کر کھلادے، دونوں ہی باتوں کا اسے اختیار ہے کہ روزوں کے فدیہ میں مالک بنانا ضروری نہیں بلکہ مباح کردینا بھی کافی ہوتا ہے۔ اور اگر چاہے تو ہر روزے کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار کسی شرعی فقیر کو دیدے، ان تمام ہی صورتوں میں اس کے روزوں کا فدیہ ادا ہوجائے گا۔ جس کے پاس کھانا کھلانے کی بھی استطاعت نہ ہو وہ استغفار کرے گا۔

**شیخ فانی اپنے مکمل روزوں کا فدیہ رمضان المبارک کی ابتدا یا درمیان میں دے سکتا ہے، یونہی رمضان المبارک ختم ہوجانے کے بعد بھی مکمل فدیہ ادا کرسکتا ہے۔**

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ فدیہ دینے کے بعد شیخ فانی میں اگر اتنی طاقت آگئی کہ وہ روزے رکھ سکے تو اب وہ دیا گیا فدیہ نفلی شمار ہوگا اور اب اسے رہ جانے والے روزوں کی قضا کرنا ہوگی۔

شیخ فانی اپنے مکمل روزوں کا فدیہ رمضان المبارک کی ابتدا یا آخر میں دے سکتا ہے۔ جیسا کہ بحر الرائق میں ہے:

”فی فتاوی ابی حفص الکبیر: ان شاء اعطی الفدیۃ فی اول رمضان بمرۃ وان شاء اعطاھا فی آخرہ بمرۃ“

یعنی فتاوی ابو حفص کبیر میں ہے شیخ فانی چاہے تو فدیہ رمضان کے شروع میں ایک ہی مرتبہ میں دیدے، اور اگر چاہے تو رمضان کے آخر میں ایک ہی مرتبہ میں دیدے۔ (البحر الرائق، کتاب الصوم، ج02، ص308، مطبوعہ بیروت)

درِ مختار میں ہے:

”(وللشیخ الفانی العاجز عن الصوم الفطر ویفدی) وجوباً ولو فی اول الشھر۔“

یعنی شیخ فانی جوکہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو اس کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔ البتہ وہ ہر روزے کے بدلے میں وجوبی طور پر فدیہ ادا کرے گا اگرچہ مہینے کے شروع میں ادا کردے۔

(ولوفی اول الشھر) کے تحت ردالمحتار میں ہے:

"ای یخیر بین دفعھافی اولہ او آخرہ کمافی البحر"

یعنی شیخ فانی کو یہ اختیار ہے کہ وہ فدیہ رمضان کے شروع میں دے یا آخر میں، جیسا کہ بحر میں ہے۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصوم، ج03، ص472-471، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوٰی عالمگیری میں ہے:

"ان شاء اعطی الفدیۃ فی اول رمضان بمرۃ، وان شاء اخرھاالی آخرہ"

یعنی شیخ فانی اگر چاہے تو فدیہ رمضان کے شروع میں ایک بار میں ہی ادا کردے اور چاہے تو فدیہ آخر رمضان میں ادا کردے۔ (فتاوٰی عالمگیری، کتاب الصوم، ج01، ص207، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس سے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "غرض یہ ہے کفارہ اس وقت ہے کہ روزہ نہ گرمی میں رکھ سکیں نہ جاڑے میں، نہ لگاتار نہ متفرق، اور جس عذر کے سبب طاقت نہ ہو اُس عذر کے جانے کی امید نہ ہو، جیسے وہ بوڑھا کہ بڑھاپے نے اُسے ایسا ضعیف کردیا کہ گنڈے دار روزے متفرق کرکے جاڑے میں بھی نہیں رکھ سکتا تو بڑھاپا تو جانے کی چیز نہیں ایسے شخص کو کفارہ کا حکم ہے، ہر روزے کے بدلے پونے دو سیر گیہوں اٹھنی اُوپر بریلی کی تول سے، یا ساڑھے تین سیر جَو ایک روپیہ بھر اُوپر۔ اسے کفارہ کا اختیار ہے کہ روز کا روز دے دے یا مہینہ بھر کا پہلے ہی ادا کردے یا ختمِ ماہ کے بعد کئی فقیروں کو دے یا سب ایک ہی فقیر کو دے، سب جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ547، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

**روزوں کے فدیے میں تملیک ضروری نہیں، اباحت بھی کافی ہے۔** جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:

"وھل تکفي الاباحۃ في الفدیۃ؟ قولان: المشھور نعم، واعتمدہ الکمال"

یعنی روزوں کے فدیہ میں کیا اباحت بھی کافی ہے؟ اس میں دو قول ہیں اور مشہور قول یہی ہے کہ اباحت بھی کافی ہے اور کمال نے اسی پر اعتماد کیا ہے۔

درِ مختار کی عبارت (المشھور نعم) کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"فإن ما ورد بلفظ الإطعام جاز فیہ الإباحۃ والتملیک بخلاف ما بلفظ الأداء والإیتاء فإنہ للتملیک کما في المضمرات وغیرہ قھستاني۔"

یعنی فدیہ میں جو لفظ وارد ہوا ہے وہ "اطعام" ہے، جس میں اباحت اور تملیک دونوں درست ہیں، برخلاف لفظ "اداء" اور "ایتاء" کے، کیونکہ یہ الفاظ تملیک کے لیے ہی آتے ہیں، جیسا کہ مضمرات وغیرہ میں مذکور ہے "قھستانی"۔" (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، ج03، ص473، مطبوعہ کوئٹہ)

روزوں کے فدیہ میں اباحت کافی ہونے کے متعلق مراقی الفلاح میں ہے:

”ویجوز في الفدیة الإباحة في الطعام أكلتان مشبعتان في الیوم كما یجوز التملیک بخلاف صدقة الفطر فإنه لا بد فیها من التملیک کالزکاۃ“

یعنی روزوں کے فدیہ میں ایک دن میں دو وقت پیٹ بھرنے والے کھانے کو مباح کر دینا بھی جائز ہے جیسا کہ تملیک جائز ہے، برخلاف صدقۂ فطر کے کہ اس میں تملیک ضروری ہے جیسا کہ زکوۃ میں ضروری ہے۔ (مراقی الفلاح، کتاب الصوم، فصل فی العوارض، صفحہ 260، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ”شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا جس کی عمر ایسی ہوگئی کہ اب روز بروز کمزور ہی ہوتا جائے گا، جب وہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو یعنی نہ اب رکھ سکتا ہے نہ آئندہ اُس میں اتنی طاقت آنے کی اُمید ہے کہ روزہ رکھ سکے گا، اُسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے اور ہر روزہ کے بدلے میں فدیہ یعنی دونوں وقت ایک مسکین کو بھر پیٹ کھانا کھلانا اس پر واجب ہے یا ہر روزہ کے بدلے میں صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔۔۔ اگر فدیہ دینے کے بعد اتنی طاقت آگئی کہ روزہ رکھ سکے، تو فدیہ، صدقۂ نفل ہو کر رہ گیا ان روزوں کی قضا رکھے۔ یہ اختیار ہے کہ شروع رمضان ہی میں پورے رمضان کا ایک دم فدیہ دے دے یا آخر میں دے اور اس میں تملیک شرط نہیں بلکہ اباحت بھی کافی ہے اور یہ بھی ضرور نہیں کہ جتنے فدیے ہوں اتنے ہی مساکین کو دے بلکہ ایک مسکین کو کئی دن کے فدیے دے سکتے ہیں۔“ (بہار شریعت، ج 01، حصہ 05، ص 1006، مکتبۃ المدینہ، ملتقطاً)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: NOR-13758

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1446ھ/16 اپریل 2025ء